اب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو اور نیز وہ عظیم پیش گوئی پوری ہو جائے جسکا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے کہ سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا" (اشتہار چندہ منارہ منارۃ المسیح صدب وث)

یہ اشتہار ۱۵-۱ اوراق کلاں پر ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو شائع ہوا تھا دس ہزار روپے کی لاگت بتلائی گئی تھی جس میں سے بہت سا روپیہ عقل کے اندھوں سے وصول بھی ہوا لیکن دجال اکبر کا پیٹ کوئی ایسا چھوٹا نہ تھا جو اتنے سے بھر جاتا۔ آپ سب کچھ ہضم کر گئے۔ مگر کبھی ڈکار تک نہ لیا۔

ہائے افسوس! اس منارہ کا نقشہ آجتک اپنے بانی کی یادگار میں رہا ہے نہ وہ منارہ بنا نہ اسکے پاس مسیح موعود نازل ہوا۔ آہ ؎

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال * اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہو

منشی سعد اللہ مرحوم لودھانوی کی بابت

منشی سعد اللہ صاحب مرحوم ایک جوشیلے نومسلم دیندار تھے خدا اُنکو بخشے اور اُنکی اولاد کو صالح رکھے آپ لودھانہ میں رہتے تھے گورنمنٹ پنشنر تھے طبیعت میں ذوق شاعری بھی تھا۔ مرزا کے اوّل مخالفین میں تھے اس لئے مرزا صاحب نے حسب عادت تنگ آکر اُن کے حق میں بھی پیشگوئی کی پھلجھڑی جھاڑ دی جو درج ذیل ہے:۔

"یہ گیارھواں اعتراض وہ ہے جو ایک ہندو زادہ سعد اللہ نام لودھانہ نے اپنے اشتہار ۱۶ ستمبر ۱۸۹۴ء میں لکھا ہے ... حق سے بیزار ہ ا ے مردار دیکھیگا کہ تیرا کیا انجام ہوگا اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ (اشتہار انعامی تین ہزار۔ مجریہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

اس الہام میں دجال اکبر نے منشی صاحب مرحوم کی بابت ابتر کی پیش گوئی کی ہے اور ابتر

عربی میں اسکو کہتے ہیں جسکی نرینہ اولاد نہ ہو چنانچہ عربی لغات کی معتبر کتاب قاموس میں لکھا ہے الذی لا عقب لہ ومن لا نسل لہ یعنی جس کے پیچھے کوئی نہ ہو اور جس کی نسل نہ ہو مگر منشی صاحب کے ہاں خدا کے فضل سے ہر قسم کی اولاد ذکور و اناث موجود ہیں۔ آپ کے لڑکے کا نام میاں محمود ہے۔ جوان صالح۔ گویا اس شعر کا مصداق ہے ؎

بالائے سرش زہوش مندی ٭ مے تافت ستارۂ بلندی

اس پیش گوئی کے متعلق دجال نے کہاں تک اعتبار جمایا تھا۔ اس کے ثبوت کے لئے قادیان کے اخبار الحکم سے مندرجہ ذیل عبارت نقل ہے:۔

"مجھے اس امر کا ذکر بھی کرنا ضروری ہے کہ تھوڑے ہی دنوں کا ذکر ہے کہ سعد اللہ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا کہ چونکہ اس کی اولاد کا آگے سلسلہ شروع نہیں ہوا اس لئے یہ پوری ہو گئی۔ اسپر ایک نہائت محتاط اور دور اندیش خادم نے عرض کیا کہ یہ امر شاید قبل از وقت ہو۔ اسپر حضرت اقدس نے بزور کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اسمیں کوئی تامل نہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کریگا اور اسپر فتح ہماری ہے اسپر حضرت کو الہام ہوا جو الحکم میں مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۶ء کو چھاپ دیا گیا لو اقسم علی اللہ لابرہ" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صہ کالم ۴)

دیکھئے اس پیشگوئی پر کس قدر زور دے رہے ہے۔ دجال اکبر نے جب دیکھا کہ منشی صاحب مرحوم کے ہاں تو ہر قسم کی اولاد ہے اور مرحوم کے مرتے دم تک زندہ بھی رہے ہیں۔ اس لئے بات بنانے کو یوں لکھا کہ:۔

"وہ پیش گوئی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر ظاہر ہوئی اسکا یہی منشا تھا کہ آخر کار سعد اللہ کی قطع نسل ہو جائیگی چنانچہ اس کے علامات بھی ظاہر ہو گئے کہ باوجود اس کے کہ پیشگوئی پر بارہ سال کے قریب مدت گذر گئی تب بھی سعد اللہ کے گھر میں پیش گوئی کے بعد لڑکا نہ ہوا اور نہ اس کے لڑکے کی اولاد ہوئی کیا اس واقعہ سے پیشگوئی کے اثر کی کچھ بھی بو نہیں آتی کہ پیش گوئی کے بعد تخمیناً بارہ سال تک سعد اللہ زندہ رہا اور جورو رکھتا تھا مگر پھر بھی اولاد کا ہونا ایسا رک گیا جیسا کہ ایک سیلاب کے آگے بند لگایا جاتا ہے اور لڑکا جو پیش گوئی کے

پہلے بعمر پندرہ سال موجود تھا وہ بھی بیس[1] سال تک پہونچ گیا اور شادی تک نوبت نہ آئی۔ اور سعد اللہ ایک جوان مضبوط تھا اور اس لائق تھا کہ پیش گوئی کے بعد کئی لڑکے اُس کے گھر میں پیدا ہو جاتے لیکن پیش گوئی کے بعد موت کے دن تک اُس کے گھر میں کوئی زندہ رہنے والا[2] لڑکا پیدا نہیں ہوا اور نہ اُس کے لڑکے کے گھر میں کچھ اولاد ہوئی بلکہ اب تک وہ شادی سے محروم ہے اور سُنا گیا ہے کہ اُسکی عمر تیس برس یا اس سے زائد ہے بس پیشگوئی نے اپنی سچائی کو ظاہر کردیا کہ پیش گوئی کے بعد خدا تعالی نے سعد اللہ کے گھر میں نسل کا پیدا کرنا روک دیا" (تتمہ حقیقۃ الوحی صلا)

اس کلام بے نظام میں دجال نے دو باتیں کہی ہیں ایک تو یہ وجہ بتلائی ہے کہ موجودہ لڑکا پیشگوئی سے پہلے کا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس لڑکے کی نسل آگے نہیں چلی۔ بلکہ شادی بھی نہیں ہوئی اس سے بڑھکر ایک مقام پر لڑکے کی شادی نہ ہونے پر ہنسی اُڑاتا ہوا اُسکی عدم رجولیت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے لیکن خدا کی شان کہ اب اُس لڑکے کی شادی بھی ہو چکی ہے لڑکا باوجود عمر ۲۰-۲۲ سال کے بوجہ داڑھی متشرع ہونے کے مُسن معلوم ہوتا ہے اسلئے مرزا نے اُسے تیس سال

[1] جہاں مرزا جی کی اور باتیں نرالی ہیں وہاں انکی حساب دانی بھی عالم بالا سے تعلق رکھتی ہے۔ کہتے ہیں کہ پیش گوئی کے بعد سعد اللہ بارہ سال تک زندہ رہا اور پیشگوئی سے پہلے اُسکے بیٹے کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ پھر ان دونوں مدتوں کو بطور خود جمع کرکے فرماتے ہیں کہ اب سعد اللہ کا بیٹا تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر کا ہو گیا ہے" حالانکہ اگر ہم سعد اللہ کی موت (جو ۳ جنوری ۱۹۰۶ء کو واقع ہوئی تھی) کے وقت کو چھوڑ کر مرزا جی کی اس تحریر تتمہ حقیقۃ الوحی کی تاریخ (۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء) تک کے دن بھی اس حساب میں جمع کریں تو بھی ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء تک سعد اللہ مرحوم کے بیٹے کی عمر زیادہ سے زیادہ ستائیس سال [illegible] ہوتی ہے۔ تعجب ہے مرزا جی کس حساب سے اُسے تیس سال بلکہ تیس سے زیادہ عمر کا کہے جا رہے ہیں اور نہیں معلوم کہ دو سال ساڑھے نو ماہ زن میعاد میں کہاں سے داخل کر رہے ہیں۔

مرزا جی کی عادت اسی جگہ پر ہی بگڑی نہیں گئی بلکہ آپ ہمیشہ سے جھوٹ بولنے کے عادی ہیں چنانچہ آتھم جب پیش گوئی کی مقررہ میعاد (۵ ستمبر ۱۸۹۴ء) کے اندر نہ مرا بلکہ میعاد سے ایکسال پونے گیارہ ماہ بعد مرا تو مرزا جی نے اُس کے بعد تریاق القلوب کے صفحہ [illegible] پر لکھا کہ آتھم کو رجوع کی وجہ سے دو سال سے کچھ زیادہ

[2] بچوں کی داڑھی میں تنکا۔ زندہ رہنے والا کی قید بتلا رہی ہے کہ پیشگوئی کے بعد سعد اللہ مرحوم کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے

کی عمر کا لکھ دیا۔

ناظرین! بغور انکی چالاکیاں ملاحظہ فرمادیں کہ پیش گوئی تو ابتر کی ہے لیکن جب وہ صاحب اولاد۔ ثابت اولاد ہوئے تو یہ عذر کیا کہ یہ اولاد پیشگوئی سے پہلی کی ہے۔ او ظالم! کیا ابتر کے یہ معنے ہیں؟ کہ تمہاری پیشگوئی کے بعد انکی اولاد نہو کوئی کہیگا؟ تف ہے تمہاری اس سچائی پر اور دیکھئے کہ پیشگوئی تو کریں منشی صاحب مرحوم کے حق میں لیکن جب وہ صاحب اولاد مریں تو یہ عذر کیا جائے کہ اسکا پوتہ پیدا نہیں ہوا حیف ہے اس الہام پر۔

مرزائیو! انصاف سے کہنا کہ منشی صاحب کے (خدانخواستہ) اگر پوتہ نہو تو منشی صاحب ابتر کیونکر ہوئے؟ ہوا تو انکا بیٹا ہوا نہ کہ منشی صاحب۔ ابتر تو اسکو کہا جاتا ہے جسکی اولاد نرینہ نہو۔ جب منشی صاحب کی اولاد نرینہ موجود ہے تو پیشگوئی کے کذب میں کیا شک رہا؟ خدا نے چاہا تو ہم بہت جلد محمود کو ان نرینہ اولاد کی خوش خبری سنکر تمہاری اس بے ہودہ بکواس کی بھی تکذیب کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ✽

مرزا جی کے پانچویں بیٹے کے متعلق

دجال اکبر نے اپنے پانچویں بیٹے کے متعلق جو پیش گوئی کی تھی اُس کے الفاظ یہ ہیں:۔ "یہ خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک یعنی ایک لڑکے کی ہم تجھے خوش خبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اُسکا قایم مقام اور اُسکا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اِسلئے اُس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی"

(بقیہ حاشیہ نمبر اوّل صفحہ ۵۲) مہلت دیدی گئی" حالانکہ وہ بقول مرزا جی ۲۰ جولائی ۱۸۹۶ء کو مر اتھا (ملاحظہ ہو انجام آتھم صفحہ ۲) جو میعاد پیشگوئی سے ایک سال پونے گیارہ ماہ ہوتی ہیں۔ مگر ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب ہیں کہ اسی مدت کو دو سال سے زیادہ بتلا رہے ہیں فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

مرزائیو! تمہارے نبی ورسول کی جھوٹ شمار کرتے کرتے ہم تو تھک گئے مگر تم کو شرم نہ آئی کیوں سچ ہے ؎

ڈھیٹ اور بے شرم بھی ہوتے ہیں دنیا میں مگر ✽ سب پہ سبقت لیگئی ہے بے حیائی آپکی۔ (راقم ایڈیٹر)